دولت و ثروت کو اپنی عیاشیوں اور یورپ کی فیشن پرستیوں میں برباد کر کے اپنی .... غلامی کی زنجیروں کو اور بھی زیادہ مضبوط کرتے جا رہے ہیں لیکن اس کے برخلاف برادران وطن آزادی کے میدان میں نہایت تیز گامی کے ساتھ آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان کا ہر فرد اصلاح پذیر ہو کر اسی روش پر جا رہا ہے جو ان کے لئے مفید ہے۔ ان کے اہل دماغ اور ارباب حل و عقد اپنی قومی ترقی و بہبودی کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں اس کا تو ذکر ہی کیا؟ جبکہ ان کی عورتیں بھی اپنی قومیت کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ چنانچہ خبر آئی ہے کہ "کلکتہ یونیورسٹی کے سابق چانسلر کی بیوہ شریمتی نگیندر نندنی نے کلکتہ یونیورسٹی کو ۲۵ ہزار روپیہ کی ایک جائداد دے دی ہے تاکہ ان کے مرحوم شوہر کی یادگار میں ایک لیکچر شپ قائم کی جا سکے۔"

یہ ہیں زندہ قوموں کے کارنامے اور ان کی زندگی کے آثار۔ کیا مسلمان اس پر نگاہ عبرت ڈالکر اپنی اصلاح حال کی طرف متوجہ ہونگے؟ مسلمانو! ؎

اٹھو ورنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی + دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

مسلم سے خطاب

تغافل کیش اٹھ بہر خدا اٹھ | بہت کچھ سو چکا مسلم ذرا اٹھ
صدائے ناسعی سنکر بھی کیسے | پڑا ہے خواب غفلت میں ذرا اٹھ
اصول دین کا پابند ہو جا | فروعیات کے جھگڑے مٹا اٹھ
ہوا کمزور فرقہ بندیوں سے | بنا لے متحد ہو کر ہوا اٹھ
غلامی کی حرارت میں تپا ہے | خدارا حریت کی لے ہوا اٹھ
مٹا کر تفرقے دین متیں کے | مناظر دور نبوی کے دکھا اٹھ
وہی دل اور وہی پہلی امنگیں | وہی ایمان پھر کیا ہو گیا اٹھ
زر و علم و ہنر کی کر نہ پروا | تو اخلاق حمیدہ میں ڈھلا اٹھ
صداقت کا علم لیکر نکل جا | مٹانے کذب کو اے باخدا اٹھ
جو تجھ پر ہنس رہی ہیں مردہ قومیں | لگا کر ٹھوکریں ان کو جلا اٹھ
پھر اگلی صولت و سطوت دکھادے | نکل میداں میں اے مرد خدا اٹھ
کریگا بال بیکا پھر نہ کوئی | محافظ خود خدا ہوگا ترا اٹھ
کمر کس تسمۂ ہمت سے مسلم | یہی ہے مدعا مشتاق کا اٹھ

(بی محمد عبداللہ چیدہ مشتاق بنگلوری)